40234- کلاس روم کو صحیح کرنے کے لیے طالب علموں کو پیسے دینے کا کہتا اور اس کے عوض میں انہیں شریک ہونے کے نمبر دیتا ہے

سوال

ٹیچر امتحانات سے قبل کلاس روم کی مرمت کے لیے ہم سے (30) ریال طلب کرتا ہے اور اگر مشارکت میں نقص نہ ہو تو ہمیں اس بنا پر شراکت یا امتحان کے نمبر دیتا ہے اور اس کا دعوی ہے کہ ایسا کرنا حلال ہے اور اس کی دلیل یہ دیتا ہے کہ یہ نمبر پرچہ میں نہیں دیے جاتے بلکہ آخر میں مجموعی نمبروں میں اضافہ ہوتا ہے، اور یہ موقع سب کے لیے ہے اس سے سب فائدہ حاصل کرسکتے ہیں، اور یہ ریال امتحانات سے قبل دینا ہونگے، اور جو طالب علم اتنے ریال دینے کی استطاعت نہیں رکھتا اس سے پیسوں میں کمی کر دي جاتی ہے اور اور اگر تیس سے کم کیے گئے ریال بھی ادا نہ کرسکے تو اسے یہ ریال معاف کردیتا اور جس طرح تیس ریال دینے والے طلباء کو نمبرملتے ہیں اسے بھی ملیں گے، تو کیا اس کا یہ عمل صحیح ہے؟ آپ سے گزارش ہے کہ دلائل کے ساتھ تفصیلی جواب عنایت فرمائیں؟

پسندیدہ جواب

مدرس کو طلباء سے کچھ بھی لینے کا حق نہیں پہنچتا اگرچہ اس رقم کا مقصد کلاس روم کی مرمت وغیرہ ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ یہ طلباء کی ذمہ داری نہیں، بلکہ یہ ذمہ داری تو سکول کی ہے، اور یہ مال بعض وجوہات کی بنا پر ٹیکس میں شامل ہوتا ہے جو کہ حرام ہے، آپ ٹیکس کی حرمت کے متعلق تفصیلات کے لیے سوال نمبر (39461) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور پھر مشارکت کے نمبر تو طالب علم کو دوران تعلیم اس کی کوشش اور جدوجہد کے دیے جاتے ہیں، نہ کہ ٹیچر یا استانی کو پیسے اور مال دینے پر، اور اسی طرح امتحان کے نمبر بھی اس کے لکھنے اور جواب دینے پر مبنی ہوتے ہیں کہ اس سے جس طرح کا جواب لکھا ہوگا اسے نمبر بھی اسی اعتبار سے ملیں گے، کلاس روم کی مرمت اور اس کی سجاوٹ سے ان نمبروں کا کوئی تعلق نہیں.

لھذا استاد کا طلباء کو مال دینے کے عوض میں نمبر دینا نظام تعلیم کی مخالفت ہے، اور اس کے ساتھ لوگوں کے مالوں پر ظلم بھی ہے، اور فقیر اور محتاج طلباء کا استاد کو یہ بتانا کہ ساری یا کچھ رقم ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے انہیں اس میں حرج ہوتا ہے.

لھذا استاد کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کا خوف اور ڈر و تقوی اختیار کرتے ہوئے موجودہ نظام تعلیم کے مطابق ہر طالب

علم کو اتنے ہی نمبر دے جس کا وہ مستحق ہو، اور طلباء سے کسی بھی رقم کا مطالبہ نہ
کرے چاہے وہ کتنی بھی کم ہو کیوں نہ ہو.

اور مدرس کو یہ حق ہے کہ وہ طلباء کو
کلاس روم کی مرمت وغیرہ یا کسی اور خیر و بھلائی کے کام کے لیے چندہ جمع کرانے پر ابھارے
کیونکہ ایسا کرنا نیکی اور بھلائی کے کاموں میں تعاون ہے، اور اس میں طلاب کو خیر و بھلائی
کے کاموں میں مال خرچ کرنے کا عادی بنانا ہے، لیکن اس کا طالب علم کے حاصل کردہ
نمبروں سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے.

واللہ اعلم.